



دو تلواریں جنگ میں: Gillette بمقابلہ Wilkinson

میرے والد صرف پانچ سال کے تھے۔

خاندان ایک پہاڑی گاؤں میں رہتا تھا جہاں سے نیچے کا میدان دکھائی دیتا تھا۔ پتھر کے گھروں سے دنیا دور لگتی تھی، پھر بھی ہر واقعہ آخر کار پہاڑ چڑھ ہی آتا تھا۔

انہوں نے ٹریڈ یونین کے ایک آدمی سے ایک بکری خریدی تھی۔ یہ جانور کبھی کبائی دیتا تھا، مگر مالک نے اسے بچنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

ہر صبح میری دادی اسے دوہنے کی کوشش کرتیں۔

دودھ کبھی پورا نہ پڑتا۔

میرے والد ناشتہ مانگتے، جیسے سب بچے مانگتے ہیں۔ سو میز پر ایک پیالہ آجاتا: باسی روٹی، بکری کا تھوڑا سا دودھ، اور اس میں ملایا ہوا پہاڑ کا پانی، تاکہ ایک دن اور چل جائے۔

یہ جنگ تھی، اس سے پہلے کہ کوئی اسے جنگ کہتا۔

پو پھٹتے ہی وہ گھر سے تھوڑی دور ایک چھوٹے سے چوک تک جاتے اور آسمان کی طرف دیکھتے۔

وہاں سے وہ لڑائی کو یوں دیکھتے جیسے کوئی کھیل ہو۔

طیارے افق پر سے گزرتے۔ میدان سے سائرنوں کی گونج آتی۔ ہوائی اڈوں اور فوجی تنصیبات پر بم گرتے۔ بڑے سرگوشیوں میں بات کرتے، مگر بچے اوپر دیکھتے رہتے۔

دوسری جنگِ عظیم شروع ہو چکی تھی۔

اس نے سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

پھر بھی دو واقعات، جن کے درمیان ہزاروں میل کا فاصلہ تھا، آخر کار ایک بلیڈ میں آملنے والے تھے۔

جرمنوں نے برطانوی حملوں کا جواب لندن اور دوسرے بڑے شہروں پر بمباری سے دیا۔ کارخانوں کی پیداوار سست پڑ گئی۔ رسد کم ہو گئی۔ مشہور Wilkinson Sword بلیڈ تک شیلفوں سے

غائب ہونے لگے۔

اسی وقت برطانوی فوجیں افریقہ میں لڑ رہی تھیں۔

وہاں انہوں نے ہزاروں قیدی پکڑے۔

فوج بھوک برداشت کر سکتی ہے۔

فوج گرمی برداشت کر سکتی ہے۔

جو وہ برداشت نہیں کر سکتی، وہ بیماری ہے۔

بہت سے قیدیوں پر جو پہلی رسم لازم کی گئی وہ نہ کوئی تقریر تھی، نہ پریڈ، نہ ہی کوئی ٹیکہ۔

وہ شیو تھی۔

صاف چہرے کا مطلب تھا کم جوئیں، کم انفیکشن اور زیادہ قابو۔

شروع کے مہینوں میں سب تلواریں ڈھونڈتے تھے۔

تلواریں تھیں ہی نہیں۔

لندن انہیں کافی تعداد میں فراہم نہیں کر سکتا تھا۔

تب امریکہ میدان میں آیا۔

جہاز خوراک، ایندھن، ساز و سامان اور بے شمار دوسری چیزوں کے ساتھ بلیڈ بھی لادے سمندر پار کرتے رہے۔

قیدیوں کے کیمپوں کے اندر ایک باریک سی تبدیلی آئی۔

مردوں نے تلواریں مانگا چھوڑ دیا۔

وہ ایک Gillette مانگنے لگے۔

جس طرح پہلی جنگِ عظیم نے Wilkinson Sword کو مشہور کرنے میں مدد دی تھی، اسی

طرح دوسری جنگِ عظیم نے Gillette کو ایک عام لفظ بنانے میں مدد دی۔

ایک برانڈ زبان بن چکا تھا۔

برسوں بعد جب قیدی، سپاہی اور مزدور اٹلی، فرانس، مصر، یونان یا جہاں بھی قسمت انہیں لے گئی تھی، اپنے گھروں کو لوٹے تو وہ قریب ترین دکان میں داخل ہوئے اور انہوں نے بلیڈ نہیں مانگا۔

انہوں نے کہا:

”ایک Gillette دینا۔“

اصل لڑائی یہی تھی۔

اور دو تلواریں اسے ہار گئیں۔

فرڈیننڈو

Wilkinson ← PDF کی داستان

دوسری داستانیں دیکھو

· Vatican · One Door · Genesis · Opera · Wood · کتب خانہ · The Corpus · نقشے · رابطہ